مشکاۃ

فصل: خدا واسطے کی اخوت

(حدیث:152)[1] عن محمد بن سوقة أن رسول الله عليه السلام قال ما أحدث عبد أخا يواخيه في الله إلا رفعه الله به درجة فقال رجل من المنافقين في نفسه وما درجة رفعها رجل أو وضعها فقال رسول الله عليه السلام ليست بدرجة عتبة بيت أمك ولكنها درجة كما بين السماء إلى الأرض.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کبھی کوئی شخص للہ فی اللہ کسی بھائی سے رشتہ اخوت قائم کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بڑھا دیتا ہے۔ ایک منافق نے یہ سن کر اپنے جی میں کہا: کیا ہے ایک درجہ جو آدمی کو بڑھادے یا گھٹادے!

آپ ﷺ نے (گویا بھانپ کر) فرمایا: یہ درجہ (step) تیری ماں کے گھر کی دہلیز کا نہیں ہے۔ یہ ایک درجہ ایسی وسعت پر محیط ہو گا جیسی آسمان اور زمین کے درمیان۔

(حدیث:153) مذکورہ بالا متن (text) امام صاحب نے ایک اور سند سے بیان کیا ہے۔

(حدیث:154) وقال كان مسلم إذا قدم من سفر قبله عبد الله بن عمر ويقول شيخ يقبل شيخا.

اور راوی نے یہ بھی بیان کیا کہ جب مسلم کسی سفر سے لوٹتے تو عبد اللہ بن عمران کا بوسہ لیتے اور فرماتے ایک بزرگ ایک بزرگ کا بوسہ لیتا ہے۔

(حدیث:155) أيضا يحدث عن عبد الله بن عمر عن عاصم بن عبيد الله أن

---

1 مشکاۃ (حدیث کے سیکشن) میں اس شمارہ سے امام عبد اللہ بن وھب رحمۃ اللہ علیہ کی الجامع سے باب الإخاء پیش کیا جارہا ہے۔ کتاب کا تعارف علیحدہ مضمون میں اسی شمارہ کے اندر شامل ہے۔

رسول الله عليه السلام أكب على عثمان بن مظعون فقبله بعد موته وإنهم ليرون الدموع تسيل من عين رسول الله صلى الله عليه وسلم على وجه عثمان بن مظعون. قال عبد الله بن عمر : حين مات ابن مظعون قال النبي صلى الله عليه وسلم: هذا فرط هذه الأمة. قال عبد الله إن أبا بكر الصديق دخل على رسول الله عليه السلام حين توفي وهو مسجي بثوب فكشف عن وجهه ثم قبل بين عينيه ثم قال لا يجمع الله عليك بؤسا أبدا.

اسی طرح راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت عثمان بن مظعون کی (میت) پر جھکے اور اسے بوسہ دیا۔ حاضرین نے دیکھا کہ حضور کی آنکھ مبارک سے گرنے والے آنسو حضرت عثمان بن مظعون کے چہرے پر بہے چلے جاتے تھے۔ آپ ﷺ نے ان کی وفات کے وقت یہ بھی فرمایا یہ (میرا صحابی) اس امت کا ہر اول ہے۔ نیز فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کی وفات پر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے۔ آپؐ پر چادر تھی جسے ہٹا کر انہوں نے آپ ﷺ کی پیشانی مبارک کا بوسہ لیا اور ساتھ ہی فرمایا آپؐ پر خدا کبھی اور تکلیف کو جمع نہیں کرے گا۔

(حديث:156) قال بلغني أن رسول الله عليه السلام كان يصافح.

حضرت ابن عمر کہا کرتے تھے کہ میں اس بات سے خوب مطلع ہوں کہ حضور کا معمول مصافحہ کرنے کا تھا۔

(حديث:157) وحدثني أبو شريح عن رجل من المعافر قال: المؤمنون إخوة يقضي بعضهم حاجات بعض فيقضي بعضهم حاجات بعض قضى الله حاجاتهم.

کہا کہ معافر خانوادے سے ایک شخص نے ابو شریح سے بیان کیا کہ مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ سب ایک دوسرے کی ضرورت پوری کرنے میں اپنے آپ کو کھپائے رکھتے ہیں۔ پھر جب وہ ایک دوسرے کی ضرورتیں پوری کر رہے ہوتے ہیں تو اللہ بھی ان کی ضرورتیں پوری کرتا چلا جاتا ہے۔

(حديث:158)عن مجاهد أنه قال إذا تراءى المتحابان في الله فمشى أحدهما إلى صاحبه فأخذ بيده ثم ضحك إليه تحاتت خطاياهما كما تحات ورق

الشجر قال قلت إن هذا ليسير قال لا تقل ذلك فإن الله يقول لو أنفقت ما في الأرض جميعا ما ألفت بين قلوبهم ولكن الله ألف بينهم إنه عزيز حكيم

مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہا کہ جب دو دوست للہ فی اللہ ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں اور ایک چل کر دوسرے کے پاس جاتا اور اس کا ہاتھ تھمتا اور اس کے لیے مسکراتا ہے تو اس عمل سے دونوں کے گناہ ایسے جھڑ جاتے ہیں جیسے خشک پتے درخت سے۔ میں نے کہا کہ یہ تو (گناہوں سے خلاصی کا) بڑا آسان نسخہ ہوا۔ فرمایا: یہ مت کہو، اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے: تم روئے زمین کی ساری دولت بھی خرچ کر ڈالتے تو ان لوگوں کے دل نہ جوڑ سکتے تھے۔ مگر وہ اللہ ہے جس نے ان لوگوں کے دل جوڑے۔ یقیناوہ بڑا زبردست اور دانا ہے۔ (الانفال 63)

(حدیث:159) قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يزور الأعلون من الجنة الأسفلين ولا يزور الأسفلون الأعليين إلا من كان يزور في الله في الدنيا فذلك يزور في الجنة حيث يشاء.

اور فرمایا کہ جنت میں اعلی درجے والے جنتی کم درجے والے جنتیوں کے ہاں زیارت کرنے آتے ہیں۔ نیچے والے اوپر والوں کے ہاں نہیں جاسکتے۔ سوائے اس شخص کے جو دنیا میں خدا واسطے کی ملاقات کیا کرتا تھا وہ جنت میں جہاں چاہے ملے۔

(حدیث:160) عن أبي بكر الصديق قال إن دعوة الأخ في الله تستجاب

اور حضرت ابو بکر صدیق سے روایت کرتے ہیں کہ خدا کی وجہ سے جو بھائی (اپنے دوست کے لیے) دعا کرے تو بلاشبہ وہ قبول ہوتی ہے۔

(حدیث:161) عن أبي أمامة يرفعه قال ما من عبد يزور أخاه في الله إلا أكرم ربه

ابو امامہ سے مرفوع حدیث مروی ہے: جب بھی کوئی بندہ للہ فی اللہ اپنے دوست کی ملاقات کو جاتا ہے تو گویا وہ اپنے رب کی عزت افزائی کا شرف حاصل کرتا ہے

(حدیث:162) عن شهر بن حوشب أنه كان يدخل مسجد حمص فيرى أهل مجلس كهولا وغلاما أكحل العينين براق الثنايا يتنازعون التماس الفقه بغير مرى فإذا أشكل عليهم شئ نظروا إلى الغلام فما قال انتهوا إليه فأعجبني

ذلك من شأنهم وألفتهم وسألت عن الغلام فإذا هو معاذ بن جبل فارتفع أصحابه فقعدت إليه فقلت معاذ بن جبل إني لأحبك لله قال لئن كنت صادقا لقد سمعت رسول الله عليه السلام يقول إن المتحابين في الله أو جلال الله على منابر من نور في ظل العرش على يمين الرحمن يوم القيامة

شہر بن حوشب سے بیان کرتے ہیں کہ وہ (ملک شام کے شہر) حمص کی مسجد میں داخل ہوتے تو مجلس میں بڑی عمر کے لوگ دیکھتے اور ایک نوجوان موٹی سیاہ آنکھوں اور چمکدار دانتوں والا۔ وہ لوگ ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر دین کا فہم حاصل کرنے کی کوشش کرتے۔ جب کوئی اشکال پیش آتا تو نوجوان کی طرف متوجہ ہوتے۔ وہ جو فرماتا کوئی اس سے آگے نہ بولتا۔

مجھے ان کی یہ کیفیت بڑی بھائی۔ میں نے ان سے قربت پیدا کر لی اور ان سے نوجوان کے متعلق پوچھا تو کیا سنتا ہوں یہ معاذ بن جبل ہیں!

پھر لوگ چل دیے پر میں ٹکا رہا۔ (موقع پاکر) میں نے کہہ ہی دیا معاذ بن جبل بخدا میں آپ سے للہ فی اللہ محبت کرتا ہوں!

فرمانے لگے سنو اگر تم سچے ہو تو پھر میں نے رسول اللہ سے سن رکھا ہے، آپ ﷺ فرما رہے تھے: بلا شبہ جو لوگ خالص خدا کے واسطے یا فرمایا خدا کے جلال کے واسطے ایک دوسرے کو چاہتے ہوں گے روز قیامت وہ رحمان کی داہنی جانب عرش کے سائے میں نور کی مسندوں پر براجمان ہوں گے۔

(حدیث:163) مذکورہ بالا متن (text) امام صاحب نے ایک اور سند سے بیان کیا ہے۔

(حدیث:164) عن كعب قال رُبَّ قائم مشكور له ورب نائم مغفور له وذلك أن الرجلين يتحابان في الله فقام أحدهما يصلى فرد الله صلاته ودعاه فلم يرد عليه من دعائه شيئا فذكر أخاه في دعائه من الليل فقال يا رب أخي فلان اغفر له فغفر له وهو نائم قال كعب إن المتحابين في الله على عمد من ياقوت أحمر على رأس العمود ألف بيت مشرفين على أهل

الجنة مكتوب في جباههم هؤلاء المتحابون في الله إذا اطلع أحدهم ملأ حسنة أهل الجنة كما تملأ الشمس أهل الأرض تقول أهل الجنة هذا رجل من المتحابين في الله اطلع ينظرون إلى وجهه مثل القمر ليلة البدر

کعب احبار سے نقل ہے: کچھ راتوں کو تہجد یں پڑھنے والے قابل قدر ہوتے ہیں۔ کچھ راتوں کو سوئے رہنے والے لائقِ بخشش ہوتے ہیں۔ (یہ اس طرح ممکن ہوا) کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے خدا کی رضا کے لیے محبت کرتے ہیں۔ ایک صاحب اٹھے اور نماز کی نیت باندھ لی خدا نے (دونوں میں محبت کی وجہ سے) قیام اللیل کرنے والے صاحب کی نماز اور مناجات اس کے ساتھی پر لوٹا دی۔ ہر وہ دعا اور نیکی جو وہ رات کرتا ہے کوئی بھی وہ رد نہیں فرماتا۔ قیام کرنے والے نے اپنی دعاؤں میں اپنے ساتھی کو یاد رکھا اور نام لے کر گڑ گڑایا الٰہی میرے پیارے کی مغفرت فرما! دوسرا صاحب جو حالت نیند میں ہے بخش دیا جاتا ہے۔

حضرت کعب مزید فرماتے ہیں: بے شک یوں ہو گا کہ دو دوست جو ایک دوسرے سے خدا کی محبت میں آپس میں پیار محبت کرتے تھے وہ لال لال تراشیدہ یاقوتی برج میں ہوں گی۔ ہر برج پر ایک ہزار استراحت کدے جن میں سے جھانکتے ہوئے وہ جنت کے مکینوں کا نظارہ کیا کریں گے۔ ان کی چندیا پر عبارت لکھی ہو گی: یہ حضرات خدا کی خوشنودی کے لیے آپس میں دوستی رکھتے تھے۔

جب کبھی ان میں سے کوئی روزن سے جھانکا کرے گا تو ان کے حسن کی شادابی سے نکلنے والی شعاعیں جنتیوں کو ایسے روشن کر دیں گی جیسے دنیا سورج سے منور ہوتی ہے۔ تب جنتی پکار اٹھیں گے کسی اہل وفا کے جھانکنے سے ہمارا گرد و پیش بقعہ نور بنا۔ وہ نظریں اٹھائیں گے اور اس کے چہرے کو ایسے اشتیاق سے تاکتے ہوں گے جیسے چودھویں کے چاند پر نظریں ٹک جاتی ہیں۔

(جاری ہے)